F.NO COE/Ph.D./(Notification)/567/2024

DATE: 24-09-2024

NAME: TAHNEET FATIMA

SUPERVISOR: MOHD MAHFOOZ KHAN

DEPARTMENT OF URDU, FACULTY OF HUMANITIES & LANGUAGES

JAMIA MILLIA ISLAMIA

TOPIC: ALLAHABAD KE NUMAINDA ADIBON KI NASRI KHIDMAAT 1960-TAK

تلخیص

اردو ادب کی خدمات میں مختلف تحریکوں، رجحانوں اور دبستانوں کا اہم کارنامہ رہا ہے۔ جن دبستانوں نے اردو ادب کے ارتقا اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا ان میں دہلی، لکھنؤ، رامپور وغیرہ کا نام سرفہرست ہے۔ تخلیقی نگارشات اور ادبی خدمات کے مطالعے کے مختلف طریقِ کار ہیں۔ کبھی کسی ادیب و شاعر کی ادبی کائنات کا محاکمہ اس کی جملہ نگارشات کی روشنی میں کیا جاتا ہے تو کبھی اس کا مطالعہ کسی مقام، جگہ یا علاقے کے شعرا و ادبا کے کارناموں اور ان کی ادبی کارگزاریوں کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ یہ مقالہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میرے مقالے کا موضوع ''شہر الہ آباد کے نمائندہ ادیبوں کی نثری خدمات۔ ۱۹۶۰ تک'' ہے جو پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں الہ آباد کی نثری خدمات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

الہ آباد گنگا جمنا کے سنگم پر واقع مغربی اتر پردیش کا ایک قدیم اور ثقافتی شہر ہے۔ اس کے گلی کوچوں میں جہاں ایک طرف رشی منی کے مٹھ اور مندر نظر آتے ہیں وہیں دوسری جانب خانقاہیں، صوفیوں کے مزار، رشی منیوں، صوفی سنتوں کے مراکز اور عوامی اجتماع کی آماجگاہ ہے۔ رشی بھردواج کے آشرم سے لے کر مختلف تعلیمی ادارے، اسکول، کالجز اور الہ آباد مرکزی و ریاستی یونیورسٹی تشنگان علم کو آج تک سیراب کر رہی ہیں۔ قلعہ الہ آباد، خسرو باغ، الفریڈ پارک، آنند بھون، ہائی کورٹ، میو میموریل ہال یہاں کی مشہور تاریخی عمارتیں ہیں۔ الہ آباد کا قدیم نام پراگ، پریاگ اور پیاگ تھا۔ بعض مؤرخین کے مطابق اسے رام

چندر جی کے بیٹے کُش نے آباد کیا تھا۔اس شہر کی بنیاد شہنشاہ اکبر نے ۱۵۷۵ء میں الہا باس کے نام سے ڈالی تھی۔شاہجہاں نے اپنے عہد میں اسے الہ آباد سے موسوم کیا۔''آرائش محفل'' میں بھی اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ الہ آباد کا قدیم نام پراگ تھا۔اکبر نے اس کا نام الہ باس رکھا پھر شاہ جہاں نے اسے الہ آباد سے موسوم کیا۔

شہر الہ آباد کی مذہبی اور ثقافتی قدامت مسلّم ہے۔مغلوں کے دور میں اس شہر کو عروج حاصل ہوا۔یہاں پورے ملک سے عقیدت مند آتے ہیں۔یہاں صوفی سنتوں، زائرین اور سیاحوں کی آمد کا سلسلہ بھی رہا ہے۔بعض رشی منیوں اور سنتوں نے تو سنگم کی گود میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔صوفیوں کی مختلف اصلاحی تحریکوں کے اثرات بھی الہ آباد اور اس کے گردنواح پر پڑے۔ان کے مختلف سلسلوں کے ۱۲ دائرے الہ آباد میں قائم رہے۔ان دائروں میں مذہبی اور صوفیانہ تعلیم کے مراکز قائم تھے۔ان میں سے اکثر کے نشانات تک معدوم ہو گئے ہیں لیکن کچھ آج بھی باقی ہیں۔